مسیحی کون ہیں؟ آپ مسیحی کیوں اور کیسے بن سکتے ہیں۔

☆ میں اس کے باری میں کیوں فکر کروں؟

یہ مثل تو زبان زدِ عام ہے کہ زندگی میں دو ہی چیزیں اٹل ہیں۔ موت اور ٹیکس! اگرچہ موت اٹل ہے اور تاہم لوگ اس سے خوفزدہ ہیں اور موت سے فرار اختیار کرنے کی کوئی راہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ چند امرا اپنے اجدان کو اس اُمید پر جما کر تخ بستہ کر رہے ہیں کہ مستقبل کی کوئی نسل موت جیسی بیماری کا بھی حل نکال لے گی اور شاید اُنہیں دوبارہ جیتی جان بھی کر دے۔ کئی لوگ اپنی عُمر سے آنکھیں چُراتے ہوئے بڑھاپے سے بچاؤ کی طبّی تدبیر کرتے ہیں۔ اس اُمید پر کہ شاید وہ چند برس اس زندگی سے بہرہ مند رہ سکیں۔ مسیحیت میں ایک ابدی زندگی کی فراہمی کا وعدہ دیا جاتا ہے۔ اگر بائبل کی سچائی ایک فی صد بھی امکان ہو کہ انسان ابد تک زندہ رہ سکتا ہے تب بھی آزمائش ہی کی خاطر کیا اسے ایک موقع نہیں دینا چاہیئے؟

دوسرا مسئلہ اس دنیا میں ہمارے معیار زندگی کا ہے۔ ہزارہا لوگ خوشی اور اطمینان قلبی کے پیچھے دوڑتے ہوئے بہت سا ن وقت اور پیسہ برباد کرتے ہیں۔ تاہم حقیقی اطمینان اور سکون قلبی اُنکی دسترس سے ہی رہا ہے۔ دھن دولت بدنی تندرستی، معاشرے میں اعلیٰ مقام، اوقاتِ فرصت، بڑی سکرین، ٹی وی جیسی آسائشات اور پر سودا میں بھتیاں گذارنے جیسے تعیشات ہی انسان کی بےقراری کو اصلی اطمینان سے آشنا کرنے میں ناکام ہیں۔ (۲) اگر کوئی ایسا ذریعہ ہو جو انسان کو حقیقی محبت کے تجربے، اطمینان، خوشی اور انہی جیسی دوسری لاحاصل خواہشات کو پانے کی راہ سُجھا دے تو کیا اُس کے باری میں معلومات حاصل کرنا عقلمندی شمار نہ ہوگا؟ مسیحیت بڑے واشگاف الفاظ میں اس بات کا دعویٰ کرتی ہے۔ کہ یہ تمام چیزیں اُن تمام اشخاص کی روزمرہ زندگی میں شامل ہو جائیں گی جو مسیح یسوع میں خدا کے ساتھ ایک شخصی تعلق استوار کر لیں۔

☆ مسیحی کون ہے؟

بائبل کے مطابق مسیحی ہر وہ شخص ہے جسے بچا لیا گیا ہے۔ اسے "نئی پیدائش" کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اپنی پہلی پیدائش کے نتیجے میں دُنیا میں آتے ہوئے آپ گناہ آلودفطرت لے کر پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام لوگ گنہگار ہیں، اگر آپ اقرار کریں کہ مسیح خداوند ہے اُور خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلد پائے، آپ مسیحی بن سکتے ہیں یعنی "نئی پیدائش" کے باوصف خدا کے خاندان میں شام ہو جاتے ہیں۔ "نئی پیدائش" پر آپکو نئی فطرت ودیعت کی جاتی ہے جو خدا اور مسیح کی فطرت راستباز ہے۔

☆ نجات کیا ہے؟

حقیقی زندگی کا تحفہ پا کر جو لوگ ابدی موت کے بند سے چھڑا لئے گئے ہیں۔ اُنکے لیے بائبل "نجات یافتہ" کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص پانی میں گر جائے جسے تیرنا نہ آتا ہو تو وہ چلاتا ہے "مجھے بچاؤ!" "نجات یافتہ" یا "بچا لئے گئے" کا بھی یہی مطلب ہے کہ ابدی موت سے چھٹکارا پائے ہوئے۔

ہر انسان نے گناہ اور موت میں جنم لیا اور نتیجتاً ہر ایک خدا کے احکام کو توڑ کرم خلاف گناہ کرنے کا سزاوار ہوا۔ اسی لئے تمام انسانوں گناہ کی مزدوری سے نجات یا 'چھٹکارا' پانے کی اشد ضرورت ہے۔ میں رقوم ہے: "کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح بس ہمیشہ کی زندگی ہے۔" آپکے گناہ آپ پر موت لاگو کرتے ہیں مگر گناہ اور موت سے چھٹکارا ممکن ہے۔ یسوع کے وسیلے سے!

☆ اگر مجھے اپنے گنہگار ہونے کا احساس ہی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

میں کیوں اس امر کے بارے میں فکرمند ہوں؟

اگر آپ کو گنہگار ہونے کا احساس نہ بھی ستائے، تب بھی ایماندارانہ جائزے کے بعد یہ خیال غالب آتا ہے کہ ہمارے اور ہماری دُنیا کی بنیاد میں کوئی خرابی پوشیدہ ہے۔ یہ ہم سب کا ان تجربہ ہے کہ صراطِ مستقیم کی راہ جانتے ہوئے بھی ہمارے قدم بہک جاتے ہیں۔ بہت مرتبہ ہم اور ہمارے ہم نفس ایسے رویوں کا شکار ہیں جو خود غرضی ہی بہ باد کر سکتے ہیں۔ تاہم ہم انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے۔ بائبل میں جس رویئے کو "گناہ" کہہ کر پکارا گیا ہے یہ اُسکا لازمی نتیجہ ہے۔ بالفاظِ دیگر گناہ خدا سے ہی دُوری، اور اُسکی پاک مرضی سے رُوگردانی ہے۔ اسی لئے چاہئے آپکو احساس ہو یا نہ ہو، حقیقت یہ ہے کہ ہم سب گناہ کے روگی ہیں جس سے نجات تب تک ناممکن ہے جب تک ہم مسیح یسوع کی پاکیزگی کو اپنی پوتر تا کیلئے استعمال میں نہ لائیں۔ دیگر مذاہب یا تو حقیقت گناہ سے یکسر منکر ہیں یا پھر اُس سے خلاصی کا منطقی اور یقینی راستہ دکھانے سے قاصر نظر آتے ہیں۔

☆ مجھے اپنی نجات کیلئے کیا مول ادا کرنا پڑے گا؟

نجات مُفت ہے! ایسا کیوں؟ کیونکہ کسی اور نے ہماری نجات کا دام ادا کر دیا ہے۔ کیا آپکی سالگرہ پر آپکو کوئی تحفہ ملا ہے؟ اگر ہاں۔ تو آپکو اُسکی کیا قیمت ادا کرنی پڑی تھی؟ کچھ بھی نہیں۔ مگر کیوں؟ کیونکہ کسی اور نے آپکی خاطر اُسکی قیمت ادا کر دی تھی۔ آپکو صرف اُس تحفے کو سندِ قبولیت بخشی ہے۔ بعین اسی طرح تحفہءِ نجات کی قیمت بھی چکائی جا چکی ہے۔ کلامِ خدا کی مقبول ترین آیت بھی یہی ہے کہ "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُسے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ھلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی (یوحنا 2/10)۔ آپ بخوبی واقف ہیں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے اسی لئے اس کو چکانے کیلئے یسوع کو اپنی جان دینی پڑی۔ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح آپکی ابدی زندگی کی خاطر موت سے ہمکنار کر دیا۔

نجات آپکے لئے ایک تحفہ ہے۔ پچھلے صفحات میں رومیوں 6/23 کا حوالہ دیا گیا ہے، اسی حقیقت کی تصدیق ہے۔ اس آیت کے الفاظ کی ترتیب یہ ہے کہ "حیات خدا کا تحفہ ہے۔ اور رومیوں 6/23 ہی واحد آیت نہیں ہے جو نجات کو خدا کا تحفہ بتاتی ہے، رومیوں 17-5/15 میں "تحفہ" کا لفظ، 5 مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ تحفہ حاصل کرنے کیلئے کوئی کام بھی نہیں کرنا پڑتا (6) یہ مفت میں ملتا ہے۔ نجات اور حیات ابدی کا تحفہ بھی آپکو اسی لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ خدا آپ سے پیار کرتا ہے۔ لیکن خدا بھلا آپ سے کیوں پیار کرتا اس کی سادہ سی وجہ یہی ہے کہ وہ بذات خود محبت ہے اور اس نے آپکو تخلیق کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ابدیت میں آپ بھی اُسکے ہمراہ ہوں، لیکن اُس خواہش کو آپکا انتخاب بھی حقیقت میں ڈھال سکتا ہے۔ فیصلہ آپکو کرنا ہے۔ اگر آپ خاص چاہیں تو مسیح یسوع میں ابدی زندگی پا سکتے۔

☆ خدا کی جانب سے پیش کردہ حیات ابدی کا تحفہ میں کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟

اس بارے میں کلام کی تعلیم قطعی ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم نجات پائیں۔ اسی لئے اُس نے نجات پانے سے متعلقہ اقدامات کو انتہائی سادہ و سہل بنا دیا ہے۔

رومیوں 9/10 : کہ اگر تو زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اسے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مردوں میں سے ملایا۔ تو نجات پائے گا۔

کسقدر سادہ ہے! یقینا سادہ تو ہے کیونکہ یہ ایک تحفہ ہے، جسکی قیمت مسیح یسوع نے چکا دی ہے اور اب یہ آپکو پیش کیا جا رہا ہے۔ مگر اسے پانا مشکل ہوتا۔ تو پھر یہ کس قسم کا تحفہ کہلاتا؟ تحفے کی تو تعریف ہی ہے کہ اسے پانا انتہائی آسان ہے۔

نجات انتہائی اہم ہے اسی لئے تسلی کر لیجئے کہ آپ خدا کی ھدایات کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ نجات پانے کیلئے آپکو اپنی زبان سے اقرار کرنا ہے کہ "یسوع خداوند ہے"۔ اب اس کا کیا مطلب ہے؟ اسکا مطلب ہے کہ آپ کلام کی تعلیمات کی عین مطابق یہ اقرار کرے کہ یسوع وہ خداوند ہے جو خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہی ہمارے گناہوں کی معافی کیلئے مر بھی گیا اور پھر زندہ بھی ہوا اور یہاں تک سرفراز ہوا کہ اب خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اپنا منہ کھول کر یہ اقرار کیا ہے کہ یسوع بھی خداوند ہے؟ بہت سے لوگ یہ سوچتے ضرور ہیں کی یسوع خُداوند ہے مگر اُنھوں نے ایسا کہا کبھی نہیں۔ کیوں نہ ابھی زبانی اقرار کریں۔ کہیں کہ "یسوع

خداوند" ہے۔

جب آپ اس زبانی اقرار کی منزل سے گذر چکیں کہ یسوع خداوند ہے تو رومیوں 9/10 اُبھارتی ہے کہ دل میں اس بات پر ایمان لائیں۔ اعتبار کریں کہ خدا نے یسوع کو مردوں میں سے بلایا ہے۔ دل سے ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟! مطلب ہے کہ ہم واقعی یقین کریں۔ کیا یہ مشکل ہے؟ ہرگز نہیں۔ چاہے آپ نے واشنگٹن کو کبھی نہ دیکھا ہو پھر بھی آپکو یقین ہے کہ وہ آمریکہ کا پہلا صدر تھا۔ اسی طرح یسوع کی بدنی قیامت پر یقین کرنے کی لاتعداد مُصدقہ وجوہات موجود ہیں۔

ایک بار زبان سے یسوع کی خداوندیت کا اقرار کر لینے اور دل میں اس کی بدنی قیامت کا اعتبار کر لینے کے بعد آپ نجات پا جاتے ہیں۔ نجات پانا اسی لئے اسقدر آسان ہے کیونکہ خدا باپ چاہتا ہے کہ تمام انسان نجات پائیں (تمھیس 2/4) اور وہ اسے بالکل مفت ایک تحفے کی طرح ہمیں پیش کرتا ہے۔

عہد جدید کی بہت سی آیات کا یہی مضمون ہے کہ نجات پانا آسان ہے اور یہ کہ یسوع پر ایمان لا کر آپ نجات کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ بائبل اکثر "یسوع پر ایمان لانا" کے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ "ایمان" بائبل کی لغت میں اعتبار کرنے کو کہتے ہیں۔ پس یسوع پر ایمان لانے کا مطلب یہ کہ ہم یسوع پر اور اُسکے کام پر اعتبار کریں کہ جو کچھ اُس نے کیا وہ ہمیں نجات دلانے کیلئے کافی ہے۔ بائبل کی آیات میں سے ایک مختصر انتخاب ذیل میں درج ہے جو واضح کرتی ہیں کہ نجات ایمان لانے ہی سے ملتی ہے۔

رومیوں 3/22 یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ (راستبازی کا مطلب ہے کے سامنے درست راستے پر ہونا۔ مسیح یسوع کی خداوندیت اور قیامت کا اقرار کرنے کے ساتھ ہی آپکے گناہوں کا موضانہ بھر دیا جاتا ہے، اور آپ خدا کے ساتھ درست تعلق میں منسلک ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے بائبل کہتی ہے راستباز ایمان لانے کے سبب سے ہے اور تمام نجات یافتہ خدا کی نظر میں راستباز ہیں۔

رومیوں 3/26 بلکہ اسی وقت اسکی راستبازی ظاہر ہوتا ہے وہ خود بھی عادل رہے اور یسوع پر ایمان لائے۔ اُسکو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہوئے، یہاں راستبازی ایک قانونی اصطلاح ہے ہم خدا کی نگاہ میں راست ٹھہرے اسکا سبب یہ ہے کہ مسیح نے ہمارے گناہوں کا مول ادا کیا۔ راستباز کا مطلب ہے وہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ [Jest af' I'd nevev sinned= Justifide]

رومیوں 3/28 "پس......ایمان......ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہرتا ہے۔"

رومیوں 5/1 "......پس......ہم......ایمان سے راستباز ٹھہرے۔"

رومیوں 9/30 "پس......راستازی جو ایمان سے ہے۔"

رومیوں 10/4 " کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کیلئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔"

رومیوں 2/16 آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح پر ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہے۔

اس بات کو ثابت کرنے کیلئے یہی آیات کافی ہیں کہ خدا نے نجات پانا انتہائی سہل بنا دیا۔ ایک سفر کے دوران پولیس یسوع کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا جیل کے داروغہ نے پولیس سے وہ سوال کیا جو کسی بھی انسان کی زندگی کا انتہائی اہم سوال ہو سکتا ہے "پس کیا کروں کہ نجات پاؤں؟" (اعمال 16/30) پولیس کا جواب مختصر اور نپا تلا تھا۔ "خداوند پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا۔" (اعمال 16/13)۔ یہ جواب 2000 سال قبل جتنا اُس داروغہ کیلئے سُودمند تھا اُسی قدر آج ہمارے اور آپکے لئے بھی ہے، اگر آپ مسیح یسوع پر بھروسہ رکھیں۔ تو نجات پا جائیں گے۔

☆ کیا نجات پانے کیلئے مجھے پانی کی تپتسمے، گناہوں کے اقرار جیسی کسی عملی قدم کی ضرورت نہیں ہے؟

جی نہیں۔مسیح یسوع نے آپکی نجات کی قیمت خود ادا کردی اور آپکے لئے اسکی پیشکش ایک تحفے کی مانند ہے۔بائبل کی تعلیم تو یہی ہے کہ نجات آپکے لئے تحفہ ہے۔اور یہ بھی واضح تعلیم ہے کہ یہ تحفہ ایمان کے وسیلے سے ملتا ہے۔اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے کہ نجات ہم اپنے اعمال کے وسیلے سے نہیں پاسکتے۔

افسیوں 2/89 کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔

یہ آیت بالکل واضح کرتی ہے کہ آپ نے خدا کے فضل سے ایمان ہی سے نجات پائی ہے۔یعنی جب آپ مسیح یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو خدا آپکو اپنے فضل سے بچالیتا ہے (فضل کا مطلب ہے وہ مہربانی جسکے ہم مستحق نہ ہوں)۔آیت اس بات کا بھی واشگاف اظہار کرتی ہے کہ نجات تحفتاً ملتی ہے اور حصول نجات میں ہمارے کاموں کا کوئی نہیں۔

بہت سے مسیحی اس حقیقت سے نابلد ہیں کہ نجات خدا کا تحفہ ہے اور اسے کیلئے اچھے کاموں کے بجائے خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔انُہیں بتایا جاتا ہے کہ حصول نجات کیلئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدگی سے گرجا گھر میں حاضر ہوں اور تقریباً کامل زندگی گذاریں جس میں شراب نوشی سے لے کر خوشی سے رقص کرنے کی بھی ممانعت ہے۔لیکن یہ بیان تو بائبل کی تعلیمات سے مماثلت نہیں رکھتا۔کوئی شخص عبث ہی بائبل میں ایسی کسی آیت کی تلاش کرے گا جو بتائے کہ ”تمہیں نجات پانے کیلئے چرچ جانا ضرور ہے۔“ کیونکہ ایسی کوئی آیت ہے ہی نہیں! نہ ہی کسی آیت کا مضمون یہ ہے کہ کامل زندگی گذارنے کے باعث نجات ممکن ہے۔رہائی، چھٹکارا۔یہ تو ایک تحفہ ہے آپ اسے اپنے اعمال کے زور پر خریدتے نہیں بلکہ یسوع نے آپکے لئے جو کچھ کیا، اُن اعمال کے بَل پر مفت حاصل کرتے ہیں۔خدا ہمیں اسلئے چھٹکارا نہیں دیتا کہ ہم اُسکے مستحق ہیں یا اُسکے حصول کیلئے عوضانہ دے چکے ہیں، بلکہ محض اسلئے کہ ہم نجات کے محتاج ہیں۔

دُنیا میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو یسوع کی خداوندیت کا اقرار کیے بغیر اُسکی بدنی قیامت پر ایمان لائے بغیر بہت سے نیک کام کرتے ہیں۔

ایسے اکثر لوگوں کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ اگر آپ اچھے انسان بن جائیں تو خدا آپکو حیات ابدی میں داخل کرے گا۔مگر افسیوں 9-2/8 کے مطابق بائبل کی تعلیمات یہی ہیں کہ ہم اچھے کاموں کے زور پر اپنے لئے نجات نہیں کما سکتے۔اگر آپ نیک انسان ہیں تو بڑی بات ہے۔لیکن نیک کام آپکو بچانے کیلئے ناکافی ہیں۔بائبل بتاتی ہے کہ غیر نجات یافتہ انسان حقیقتاً گناہوں کے سبب سے مُردہ ہے (افسیوں 2/1)۔کیا کوئی مردہ نیک کام انجام دے سکتا ہے؟ پہلے تو اسے نئی پیدائش کے ذریعے زندگی کا تحفہ حاصل کرنا ہے، تبھی وہ خدا کیلئے اعمال حسنہ انجام دینے کے لائق ہوسکے گا۔خدا نے نجات کا راستہ ظاہر کرنے کیلئے آپکو اپنا کلام بخشا ہے اور مسیح یسوع کا فرمان ہے کہ ”راستہ، سچائی اور زندگی میں ہوں“۔[راہ۔حق و زندگی]۔باپ کے پاس کیلئے وسیلہ یسوع ہی ہے۔

کیا نجات پانے کے بعد دوبارہ گناہ میں گرنے کے باعث میں ہمیشہ کی زندگی کھودوں گا/گی؟

جس طرح نیک اعمال ہماری نجات کے ضامن نہیں، بعینہٖ اسی طرح گناہ کو یہ اختیار نہیں کہ ہم سے نجات چھین لے۔ ہماری نجات اور حیات ابدی ہمارے لئے خدا کا تحفہ ہیں۔خدا تحفے دے کر واپس نہیں لیتا۔اس باب میں بائبل کی تعلیمات بہت صاف ہیں۔رومیوں 11/29 میں لکھا ہے کہ ”اسلئے کہ خدا کی نعمتیں اور بلاوا بے تبدیل ہے۔

نئے عہدنامہ کا جو ترجمہ ”پیغام“ The Message کے عنوان سے شائع ہوا ہے اس میں یہ آیات بڑے موثر طور پر ترجمہ میں ڈھالی گئی ہے God's gifts, Gods Call are under full warranty- mener cancelled, nuver resciuded.

خدا کے تحائف اور اُسکی بلدھت کا پورا ذمہ دیا گیا ہے کہ یہ نہ تو کبھی کالعدم ہوں گے اور نہ ہی منسوخ!

بہت سے لوگ ایسی غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں کہ اگر آپ گناہ میں گر جائیں گے تو آپکی نجات بھی چھین لی جائے گی اور بعد ازاں آپکو دوبارہ نجات پانے کی ضرورت پیش آئے گی، مگر یہ سچ نہیں ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ آپکو کامل اعتقاد ہو کہ آپکی نجات ہرگز نہ چھینی جائے گی اسی لئے کلام میں نجات کی ابدی ملکیت ثابت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

بار ہا نجات کیلئے تحفے کا لفظ استعمال کیا گیا ھے اور بالکل خصوصیت سے کہی ہے کہ خدا کا تحفہ ناقابل تنسیخ ہے۔

اپطرس 1/13,23 میں نجات کیلئے نئی پیدائش کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے کہ جانتے ہیں کہ ایک بار پیدا ہو گئے تو واپس پھرنا ناممکن ہے۔ آج پیدا ہونے والا بچہ ہمیشہ اپنے والدین کی اولاد کہلائے گا۔ خواہ وہ بچہ کتنا ہی بدتمیز و گستاخ کیوں نہ ہو، اُسکو والدین اُسے کتنا ہی ناپسند کرتے ہوں اب تو وہ پیدا ہو چکا ہے۔ کیا کریں؟

خدا یہ جتانا چاہتا ھے کہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمارا رویہ خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو، ہم اُسکی اولاد ہی رھیں گے 14 اسے لئے اُس نے ہماری ''نجات'' کو ''پیدائش'' سے تعبیر کیا ہے۔ پیدائش کا معجزہ ایک ہی بار ہوتا ہے اور اسے واپس موڑنا ممکنات میں نہیں ہے۔

ہماری نجات کو ''لے پالک'' بنانے سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ پہلی بار یہ ''لے پالک'' ہونے کی اصطلاح ناقابل فہم سی لگتی ہے۔ خدا نے ہمیں ''لے پالک'' کیوں کہا جبکہ وہ اس سے پہلے اس خوبصورت خیال کو ظاہر کر چکا ہے کہ ہم اُسکے خاندان میں ''نئی پیدائش'' پا چکے ہیں۔ اسکا جواب اُس زمانہ کی رومی تہذیب میں مل سکتا ہے جس عہد جدید کی جا رہا تھا۔ رومی قانون کے مطابق خاندان میں پیدا ہونے والے بچے کو تو عاق کہا جا سکتا تھا مگر لے پالک بنائے ہوئے بچے کو کبھی چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ اسی سبب سے رومی لوگوں کے نام ''رومیوں، افسیوں اور گلتیوں'' کا خط تحریر کرتے ہوئے، خدا نے ''لے پالک'' کی اصطلاح استعمال کی تا کہ اُنہیں اپنی نجات کا بھرپور یقین آئے کہ اسکا اطلاق ہمیشہ کیلئے ہوگا۔

افسیوں 1/13+14

اور اسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اس پر ایمان لائے۔ پاک موعودہ روح کی مہر [لگی] ہوئی۔ وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کیلئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تا کہ اُسکے جلال کی ستائش ہو۔

خدا کے تحفہ ان آیات کا دوبارہ مطالعہ کیجئے۔ یہ کتنی اُمید افزا ہیں۔ بائبل کہتی ہے: چونکہ آپ پر روح القدس کے وسیلے سے مہر ہو چکی ہے اسی لئے اب آپ کامل طور پر مہر سے بند ہیں۔ گناہ کرنے پر خدا کی نجات آپکے اندر سے رسنا شروع نہیں کر دے گی۔ جب آپ ایمان لائے اسی لمحے یہ مہر آپ پر ثبت کر دی گئی۔ اور اب یہ مہر مُصدق ہے کہ ہمیشہ کی زندگی آپکی اور آپ خدا کی ابدی وراثت میں حصہ دار بن چکے ہیں۔

چونکہ یہ شراکت ابدی ہے اسکے کھو جانے کا کوئی خطرہ نہیں۔ خدا کہتا ہے کہ آپ اُسکے فرزند ہیں۔ ''دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ہے کہ خدا کے فرزند کہلاتے اور ہم ہیں بھی۔ دنیا ہمیں اسلئے نہیں جانتی کہ اُس نے اُسے بھی نہیں جانا۔ عزیزو ہم اسوقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہونگے اتنا جانتے ہیں (یوحنا 2-93/1)۔

(16) ایسا تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ایک دن آپ خدا کے فرزند ٹھریں اور اگلے دن آپکے فرزند نہ ہوں۔ خدا نے ہم سے بات کرنے کیلئے ہماری ہی روزمرہ گفتگو سے الفاظ چنے اور ہم جانتے ہیں کہ اولاد خاندان میں مستقل اضافہ کے طور پر ہمیشہ اسکے ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ ایسا ممکن نہیں کہ جو بچے آج ہمارے خاندان میں شامل ہیں کل نہ ہوں۔ یہ خاندانوں کی طرح خدا کے خاندان کے لئے بھی یہی حقیقت ہے۔ خدا نے اسی خاطر آپکو فرزند کیا کہ آپ اُسکے خاندان میں اپنے مستقبل شرکت کے تصور کو سمجھ سکیں۔ اسی وجہ سے غیر ایماندار لوگوں کو کبھی خدا کے فرزند نہیں کہا گیا۔ وہ

خاندان میں شامل نہیں ہیں۔

بچے اپنے باپ کے تخم سے جنم لیتے ہیں اور مسیحی اپنے اندر (1 پطرس 1/23 کے مطابق)

بائبل صاف صاف بتاتی ہے ''اگر نجات یافتہ ہیں تو آپ خدا کے خاندان کا حصہ بن چکے ہیں، آپکو ہمیشہ کیلئے پاک بنا لیا گیا ہے۔ آپ پر روح پاک کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے اور خدا آپکو اپنا فرزند کہہ کر پکارتا ہے۔

☆اگر گناہ سے میری نجات کھو جانے کا خطرہ نہیں تو پھر اُسے ترک کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ بڑا اچھا سوال ہے اور اسکا جواب بھی اسی قدر خوبصورت ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کوئی گناہ میں زندگی گذارنا جاری رکھتا ہے وہ ''گناہ کا غلام'' بن جاتا ہے (رومیوں 6/16)۔ گناہ پس زندگی بسر کرنے والے اکثر پریشان، ناخوش اور احساس گناہ کا شکار رہتے ہیں 17 گناہ اپنی حکومت کا جز یہ لوگوں کی زندگی سے وصول کرتا ہے پس مسیحیوں کو گناہ کے قبضہ سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔

دوسری یہ کہ ہم مسیح کیساتھ ایک ہو جاتے ہیں اور اُسکے ساتھ گہری رفاقت کے مظہر ہیں۔ یعنی یہ کہ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے، اُسکے ساتھ موت کا مزا چکھا، اُسکی ہمراہی میں سپردِ خاک کیے گئے اور پھر اُسکے ساتھ مردوں میں جلائے بھی گئے ہی نہیں بلکہ اُسکے ساتھ آسمان پر اُٹھائے بھی گئے اور اب اُسکے ساتھ خدا کے دہنے ہاتھ ہمارے بھی گئے ہیں۔ (رومیوں 6/1-10، اِفسیوں 2/6) مسیح کے ساتھ اس طور سے پیوست ہونے کے بعد جلد کوئی گناہ بس زندگی بسر کرنا کیوں جاری رکھے گا؟

تیسری وجہ ہے کہ جس کسی کا تحفہ آپ نے قبول کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ خدا اور اسکے بیٹے کی جانب سے آپکو حیات ابدی جیسا انمول تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ خدا اسی لئے جواب میں آپ انہیں جو بہترین تحفہ دے سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ اُس زندگی کو انکی خدمت کیلئے وقت کریں۔

چوتھی بات یہ کہ دنیا میں لاتعداد ایسے لوگ ہیں جن کو نجات کی بیحد ضرورت ہے مگر وہ خدا سے واقف نہیں ہیں۔ کسی بھی دن انہیں موت کا بلاوا آجائے گا اور وہ حیات ابدی سے محروم رہ جائیں گے۔ یہ کسقدر افسوسناک نقصان ہوگا! ریا کاری ایسا ہے جو انسانوں کو خدا اور کلیسا سے دُور لے جاتا ہے۔ اگر آپ مسیحی کہلاتے ہیں مگر سچی ایمان کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے تو آپ غیر ایماندار لوگوں کیلئے خدا تک پہنچنے کا راستہ مزید کٹھن بنا رہے ہیں۔

پانچواں سبب یہ ہے کہ خدائی بادشاہی میں خدا کی جانب سے ودیعت کیے جانے کا انحصار اسی بات پر ہوگا کہ آپ اپنی زمینی زندگی کس ڈھنگ سے بسر کرتے ہیں۔ خداوند یسوع اس دُنیا میں دوبارہ آکر ایک بادشاہت قائم کرنے کو ہے۔ (حلیم زمین وارث ہونگے) اور اس بادشاہت میں سب لوگوں کا اجر یکساں نہ بہت سے آیات اس حقیقت کی مُصدق ہیں۔

متی 16/27 کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کی ساتھ آئے گا۔ اُسوقت ہر ایک کو اسکے قانون کے مطابق بدلہ دے گا۔

اور کوئی اس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قیمت پتھروں یا لکڑی یا گھاس ہاتھ سے رکھے تو اُسکا کام ظاہر ہو جائے گا کیونکہ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وہ اُس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ جو دیا ایک آزمائیگی کہ کب ہے جسکا کام اُس پر بنا ہوا باقی رہے گا وہ جائے گا اور جسکا کام جل جائے وہ نقصان اُٹھائے گا۔ لیکن خود بچ جائے گا مگر جلتے جلتے۔

2 کرنتھیوں 5/10 کیونکہ ضروری ہے کہ مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا ظاہر کیا جائے تا کہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ جائے جو اُس نے بدن کے وسیلے سے کیے ہوں۔ خواہ

کلسیوں 3/23-25 جو کام کرو جی سے کرو یہ جان کر کے خداوند کے لئے کرتے ہوں نہ کہ آدمیوں کے لئے کیونکہ تم جانتے ہو کہ خداوند کی طرف سے اُسکے بدلہ میں تم کو میراث ملے گی تم

خداوند مسیح کی خدمت کرتے ہو۔ کیونکہ جو برا کرتا ہے وہ اپنی برائی کا بدلہ پائے گا وہاں کسی کی طرفداری نہیں۔

20 ایسی دیگر کئی آیات اس بات کے ثبوت کیلئے پیش کی جا سکتی ہیں کہ آج ہم یسوع کے لیے جو خدمت سرانجام دیں گے، مسیح کی بادشاہت میں اُسکا اجر مقرر ہے۔ کلامِ خدا اس امر پر بھرپور زور دیتا ہے کہ خدا کی بادشاہی میں بھرپور انعام پانے کیلئے ہم خوب دلچسپی سے کام کریں۔

مجھ سے ناقابلِ بیان گناہ سرزد ہو چکے ہیں۔ کیا اب بھی مجھے نجات مل سکتی ہے؟

کلامِ خدا بتاتا ہے کہ ہر شخص گنہگار ہے۔ رومیوں 3/23 میں یوں مرقوم ہے" کیونکہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہو گئے۔" جب بات گناہ کی ہو تو تمام بنی نوع انسان کیلئے خدا کی صادر رائے یہی ہے: "کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھدار نہیں، کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں۔"

انسانوں کے بارے میں خدا کی رائے حقیقت پر مبنی ہے۔ ہم سب گنہگار ہیں۔ تاہم بائبل میں ایک بھی ایسا بیان نہیں کہ "خداوند نے قاتلوں کے سوا ہر کسی کیلئے اپنی جان دی یا پھر یہ کہ "مسیح ہم سب کی خاطر موا مگر زناکاروں کے ماسوا!" بائبل کی واضح تعلیم ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے وہ ھلاک نہ ہوگا بلکہ ھمیشہ کی زندگی پائے گا (یوحنا 3/10)۔

پولس رسول اپنے آپکو" سب سے بڑا گنہگار" بتاتا ہے کیونکہ وہ خود مسیحی ہونے سے پہلے مسیحوں پر بے پناہ مظالم ڈھا چکا تھا۔ اُسکے اپنے الفاظ میں وہ اس حد تک اخلاقی گراوٹ کا شکار رہا حتیٰ کہ کوئی انسان پستی کی حد میں جا سکے، وہ خدا کے لوگوں کا قاتل تھا۔ پولس رسول خدا کی محبت اور برداشت کی بے مثال تصویر ہے۔ اگر اُس شخص نجات پا سکتا ہے تو ہر کوئی اُمید رکھ سکتا ھے۔

☆ میں نے سن رکھا ہے کہ نجات یافتہ لوگ بدل جاتے ہیں۔ کیا واقعی؟

نجات یافتہ ہونے کے بعد ہماری زندگی میں ایک بے بیان روحانی تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ تاہم یہ تبدیلی ہمارے ذہن اور رویوں میں اپنے آپ ظاہر نہیں ہو جاتی۔ خدا سے آپکا رشتہ بدل جاتا ھے اور اُس سے ملنے والی نعمتوں میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ جب ہم خلاصی پا چکتے ہیں تو ہم:

1. خدا کے فرزند بن جاتے ہیں۔
2. ہمیں خدا کی الہی فطرت کا باطنی تحفہ پاک روح کی شکل میں ملتا ہے۔
3. ہم خدا کی نگاہ میں راستباز ٹھہرتے ہیں۔
4. ہم خدا کے سامنے۔
5. ہم مقدسین بن جاتے ہیں یعنی خدا کی نظر میں پاک ٹھہرایا ہوا۔ (اگرنتھیون 1/2)
6. گناہ اور موت کی بند سے آزاد ہو جاتے ہیں۔
7. گناہ میں مردہ ہونے کی حالت بدل کر ہمیشہ کی زندگی کے مالک کی حیثیت اختیار کرتے ہیں۔

یہ تبدیلیاں حقیقی ہیں اسی لئے مسیحی کی سوچ اور انداز زندگی پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ مگر یہ تبدیلیاں خود بخود ہمارے رویے میں ظاہر نہیں ہوتیں اسی لئے ہر مسیحی کو ایک سنجیدہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ کیا آپ اپنی بصارت اور محسوسات پر تکیہ کریں گے (افوہ۔ پس تو اپنے آپکو پاک اور راستباز ہرگز نہیں سمجھتی۔ وغیرہ) یا پھر آپ خدا کے کلام پر ایمان لائیں گے؟ مسیحی کو "آنکھوں دیکھے پر نہیں بلکہ ایمان" سے زندگی گذارنا سیکھنا پڑتا ہے۔ (2 کرنتھیوں 5/12)۔ پھل دار مسیحی زندگی گذارنے کیلئے خدا کے کلام پر ایمان رکھنے کے اصول کو اپنانا ضروری ہے۔ مثلاً خدا کہتا ہے کہ وہ آپ سے پیار کرتا ہے۔ اب چاھے آپکو ایسا محسوس نہ بھی ہو تب بھی جانیں کہ خدا کا پیار حقیقی ہے۔ یہی بات ہماری اُس حالت پر بھی لاگو ہے کہ خدا باپ یسوع مسیح پس ہمیں کیا بنا چکا ہے اور کس نگاہ سے دیکھتا ہے۔ خدا نے آپکو راستباز، پاک اور بنایا ہے خواہ آپ اپنے بارے میں ایسا محسوس کریں یا نہ کریں۔

میں نے سُن رکھا ہے کہ ہم آدمی کے نیک کاموں کو دیکھ کر اُسکی نجات یافتہ حالت کو پرکھ سکتے ہیں۔

جب ہم نجات یافتہ ہوں تو ہم خدا کے خاندان میں پیوست ہو جاتے ہیں، خدا کی فرزندی میں آ کر نئیں پیدائش پاتے ہیں اور پاک روح کی مہر ہم پر ثبت کر دی جاتی ہے۔

تاہم ہمارے رویے بعض مرتبہ تبدیل نہیں ہو پاتے۔ بہت کم ہم لوگوں کے بارے میں سنتے ہیں جن کی زندگی میں نجات پانے کے وقت زبردست تبدیلی رونما ہوئی۔ مثلاً کسی نے ایک دل شراب پیا پینا چھوڑ دی۔ ایسی باتیں بھی وقوع پذیر ہوئی۔ مگر یہ مشتثنیات میں سے ہے، لازمہ نہیں ہے۔

خدا اپنے بچوں کو خدا کے لائق چال چلن کے بارے میں واضح ہدایات دیتے ہے، بائبل میں جھوٹ، دھوکہ دہی اور چوری سے منع کیا گیا ہے۔ زنا کاری سے بچنے کا حکم ہے۔ تلخی اور بدلہ لینے کی مخالفت ہے اسکے برعکس صبر، مہربانی اور محبت کی تلقین ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ دیا کرو اور دُعا میں مشغول رہو، بائبل ہمیں خدا کے لائق زندگی بسر کرنے کے بارے میں کافی اور کامل حدایات سے آگاہ کرتی ہے۔ مسیحی زندگی گذارنے اور خدا کے احکامات بجالانے کیلئے کڑی کوئی اور لمبے عرصے تک تابعداری سے تربیت پذیر ہونے کی ضرورت ہے۔ اس بات کی تصدیق کئی آیات کرتی ہیں جن میں دو درج ذیل ہیں:

گلتیوں 5/10-17

مگر میں یہ کہتا ہوں کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ھیں تا کہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔

رومیوں 12/2 اور اس جہان کے ہمشکل نہ ہو بلکہ عقل کہتی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور قابل رضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔

خدا کی فرمانبرداری کرنے کیلئے آپکو پختہ ارادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو گویا آپ "گناہ آلود فطرت کی خواھشوں" جانگ کھینچے جا رہے ہیں اور اُسکی برکات سے محروم رہ جائیں گے۔ خدا کے احکام بجالانا ہمیشہ اتنا آسان بھی نہیں ہوتا۔ خدا کا عظیم رسول پولس بھی اکثر اپنی گناہ آلود فطرات پر قابو رکھنے کیلئے اپنے جسم کو مارتا، کوستا اور قابو میں رکھتا تھا (رومیوں 20-17/14) ہم بھی خدا کے حکم مانتے ہیں ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے مگر وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی بہترین کوشش کریں۔ جب قیامت کے روز ہر چہرے کا ایک کام کی پرکھ ہوگی تو خدا کی خاطر انجام دیئے جانے والے کام اجر کے مستحق ہوں گے۔ اپنے بدن کو قابو میں رکھنا آپکی ذمہ داری ہے۔ خدا ہماری مدد کرنے کو تیار ہے مگر وہ ہمارے بغیر ایسا نہیں کر سکتا،

(26) بہت سے مسیحی "جسمانی مسیحی" ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے بدن کی نفسانی خواہشون سے لڑائی کر کے اسے خدا کے کلام کی تابعداری میں چلانے کا فیصلہ اب تک نہیں کیا۔ یہ مسیحی ہیں نجات یافتہ تو ہیں مگر غیر ایمانداروں کی مان زندگی بسر کر رہے ہیں۔

کیا آئندہ جہاں کی حیات کے بارے میں بائبل کچھ آگاہی دیتی ہے؟

جی ہاں بالکل! اور دکھ کی بات ہے کہ اکثر کلیساؤں میں اس سچائی کی کبھی منادی نہیں کی جاتی جو خدا نے آئندہ جہاں کے بارے میں بتائی ہے۔ مستقبل کی آگاہی لوگوں میں یہ خواہش ابھارتی ہے کہ وہ نجات پائیں اور نجات یافتہ لوگوں کو اُبھارتی ہے کہ خدا کے فرمانبدار رہیں۔ بہت سے مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ نجات پانے والے "آسمان کی جنت" میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ جگہ اوپر ہوا میں کہیں موجود ہے۔ یہ بائبل اور مسیح کی واضح تعلیمات کی منافی ہے۔ بائبل کی مقبول ترین آیات میں سے ایک وہ ہے جس میں یسوع سکھاتا ہے کہ...... حلیم...... زمین کے وارث ہونگے۔ (متی 5/5)

(27) خدا نے زمین انسانوں کے رہنے اور لطف اندوز ہونے کیلئے بنائی۔ بائبل کہتی کہ مستقبل میں ایک نئیں زمین خلق ہوگی جو اس بدی سے بھرپور زمین کی جگہ لے گی۔ اگر نجات

یافتہ لوگ آسمان پر ہی جانے والے ہوں تو خدا کو نئی زمین بنانے کی کیا ضرورت پیش آئے گی۔ خدا کو مستقبل میں اس لئے نئی زمین بناتی ہے کیونکہ یہ موجودہ زمین برباد کردی جائے گی۔ آئندہ آنے والی نئی زمین پر زندگی کے بارے میں بائبل کی یہ تعلیمات ہیں۔

• مسیح ایک ابدی بادشاہت پر سلطنت کرے گا [دانی ایل 2/44 , 7/13-14 ۔ مکاشفہ 22/4-5]۔

• مسیح داؤد کے تخت، یروشلم سے حکومت کرے گا (یسعیاہ 9/7)۔

• شریر برباد کیے جائیں گے مگر حلیم خدا کی بادشاہی کے وارث ہونگے [زبور 37/9-11، حزقی ایل 37/11-12، دانی ایل 12/2-3، صفنیاہ 3/8-12، ملاکی 9/1]۔

• نجات پانے والے خدا کو دیکھیں گے۔ (یسعیاہ 11/9، یرمیاہ 31/33-34، حزقی ایل 11/18-20)۔

• زمین پر عدل ہوگا۔ یسعیاہ 2/4, 9/6,7, 11/1-5, 22/1,2,5,16,17، یرمیاہ 23/5-6, 33/15)،

(28) • جنگ وجدل نہ ہوگا (یسعیاہ 2/4, 9/4-7، ہوسیاہ 2/18، میکاہ 4/3-4، زکریاہ 9/9-11)۔

• لوگ بیماریوں سے شفا پائیں گے (یسعیاہ 29/28, 32/3-4, 33/24, 35/5-6، یرمیاہ 33/6، ملاکی 4/2)۔

• لوگ امن و سلامتی میں زندگی بسر کریں گے (یسعیاہ 60/15-18, 65/27-23, 32/18,11/6-9, 54,14-17، یرمیاہ 23/4-6, 33/6، حزقی ایل 39/25-31,23/26، میکاہ 5/4-5، صفنیاہ 3/13-17)۔

• زمین آرام پائے گی اور صحرا میں شگوفے پھوٹیں گے۔ (یسعیاہ 44/3, 51/21-22, 32/15, 35/1,2,7, 41/18-12)۔

• خوراک کثرت سے میسر ہوگی۔ (یسعیاہ 25/6, 30/23-26، یرمیاہ 31/5,11,19، حزقی ایل 47/1-2، یرمیاہ 2/21-22، یوایل 2/19-26، 3/18، عاموس 9/13)۔

خدا آئندہ زمانہ میں ہمیں خوراک، خوشی اور رفاقتون سے بھرپور زندگی دینے کو ھے۔ ایسی زندگی کا تصور کتنا محال ھے جہاں نہ کوئی روگ بیماری ہو نہ جنگ اور لڑائیاں، ناانصافی نہ ہو، ہماری ضرورت سے زیادہ خوراک میسر ہو اور ایک دوسرے کی رفاقت میں پر مقصد تعمیری سرگرمیون میں مصروف رہا جائے۔ مگر مسیحی ابد تک ایسی ہی زندگی سے لطف اندوز ہونگے۔

اس زندگی میں جو کچھ آپ تمنا کر سکتے تھے مگر پا نہ سکتے تھے۔ وہ سب خدا آپکو پیش کرتا ھے بعد آپکو یہ سب پانے کیلئے مسیح یسوع مین مفت نجات کے تحفے کو محض قبول کرنا ھے۔ خدا کے تحفے کو ہاتھ سے نہ جانے دیں ورنہ آپکی تمام تمنائیں بھی لاحاصل رہ جائیں گی۔ اپنے منہ سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کریں اور بائبل کی شہادت پر یقین کریں یہ یسوع مردوں مین سے جی آٹھا ھے۔

☆ اگر میں خدا کے اس حیات ابدی کے تحفہ کو ٹھکرا دوں تو؟

بائبل بتاتی ہے کہ "گناہ موت کما کر لاتا ہے۔" (رومیوں 6/23) ہر ذی روح کی عدالت خداوند یسوع مسیح کرے گا۔ وہ جنہوں نے حیات ابدی کے تحفے کو قبول کیا ہمیشہ کی پائیں گے۔ تاہم ہمیشہ کی زندگی میں اُنہیں کیا اجر ملنا چاہیئے اسکا فیصلہ کرنے کیلئے اُنکی عدالت ہوگی کہ اس زندگی کے دوران اُنکے اعمال کس اجر کے مستحق ہیں، (2 کرنتھیوں 5/10، کلسیوں 3/23-23، افسیوں 4/6، 2 تیمتھیس 2/12، یوحنا 2/28)۔

وہ جنہوں نے اب تک اسلئے خداوند یسوع کو قبول نہیں کیا کہ انہوں نے اس کے یا اُسکے کاموں کے بارے مین کچھ نہیں سنا اُنکی عدالت یسوع کی حکمت اور اُنکے اعمال کے مطابق راستبازی جائے گی۔ وہ جنہوں نے اُسے رد کردیا او گناہ کی حالت میں مرے وہ آگ کی جھیل مین پھینک کر جلادئے جائیں گے (مکاشفہ 20/15) اسی لئے آپکے پاس انتخاب کیلئے دو راستے

ہیں یا تو مسیح یسوع میں حیات ابدی کے وارث بن جائیں، اور پھر اپنے کاموں کی بجائے اس کا صلہ پائیں جو یسوع نے آپکے لئے کیا یا پھر مسیح کے کام کو رد کر کے اپنے کاموں کا ذمہ اُٹھائیں اور اُنکا بدلہ پائیں۔ اگر آپ اپنے گناہوں کی مزدوری ادا کرنے کا خطرہ مول لیں گے تو نتیجہ ابدی موت کی شکل میں نکلے گا۔

جواء اور لاٹری آجکل کے زمانہ میں عام ہے اور لوگ جانتے ہیں کہ کس حالات سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ خدا نے آگاہی دی ہے کہ ہم ابدی زندگی کو اپنے لئے کیسے یقینی بنا سکتے ہیں۔ چند لوگ یہ جواء کھیل کر زندگی داؤ پر لگا رہے ہیں کہ اُنکی لاعلمی اُنہیں عدالت سے نجات لے گی، مگر یہ گھاٹے کا سودا ہے۔

خدا کا کلام صفائی سے بتاتا ہے کہ 'ڈھونڈو کو پاؤ گے'۔ سو وہ شخص عدالت کے سے سزا نہ چھوٹے گا جس نے ذرا سا ذکر سنا۔ مگر پھر اپنی راہ ہو لیا۔ آپکو مسیح کی شخصیت اور کام کو قبول یا رد کرنا ہی ہوگا۔ اُسے قبول کرنے کی ہر دلیل ہے اور اُسے رد کرنے کی کوئی وجہ بعید از عقل ہے۔ کوئی جانتے بوجھتے ہوئے زندگی پر موت کو فوقیت کیونکر دے گا؟

مسیحیت میں تعلیم بڑی مقبول ہے کہ غیر نجات یافتہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آگ میں جلتے رہیں گے، مگر یہ سچ نہیں ہو سکتا کیوں تب تو ہر شخص کو حیات ابدی ہوگی۔ محض معیار زندگی متضاد ہوگا۔ بائبل واضح کرتی ہے کہ صرف نجات یافتہ لوگ ہی حیات ابدی کے اہل ہونگے۔ شریر اپنے گناہ کی مزدوری۔ یعنی ابدی موت مارے جائیں گے، اگرچہ چند ایسی آیات بھی موجود ہیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ شریر ہمیشہ کی آگ بھی موجود ہیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ شریر ہمیشہ کی آگ میں جلتے رہیں گے مگر اصل عبرانی متن انکا تو یوں ہے کہ چند لوگ جلنے میں زیادہ دیر لیں گے۔ بائبل کے زمانہ میں کسی بات کو کرنے کیلئے مبالغہ آرائی سے کام لینا سماجی گفتگو کا لازمہ تھا، مسلہ خداوند یسوع نے کی "اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکال کر پھینک دے (متی 12/19) تاہم اگر کوئی شخص واقعی ان عمل کا مرتکب ہوتا تو مسیح کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیتا۔ خداوند یسوع کی مراد صرف یہ تھی کہ اپنے گناہ کو ترک کرنے کیلئے سخت اقدام سے بھی دریغ نہ کریں۔ جل کر راکھ ہوئے کیلئے وقت کا کچھ عرصہ درکار ہوگا، شاید اُن شریروں کو ابدیت کی مانند طویل محسوس ہو۔

بائبل کلام خدا ہے اور آپ اپنی نفی نہیں کرتی چند آیات جو ہمیشہ تک جلتے رہے کا اشارہ کرتی ہیں، اُنکا جائزہ اُن بے شمار واضح آیات کی روشنی میں لیا جاتا ہے جو محض یہ کہتی ہیں کہ شریر تباہ ہو جائیں گے۔ ملاکی 3-4/1 ان متعدد حوالوں میں سے ایک ہے جو یہ واضح تعلیم پیش کرتے ہیں کہ شریر جل کر راکھ بن جائے گی، مگر شعلوں میں قائم و دائم رہنے کو برباد نہیں کیا جا سکتا۔ نئی زمین پر اب وہی زندگی تجربہ کر سکتے ہیں جسکا خواب آپ نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ تو کیوں نہ یسوع کو خداوند اور نجات دہندہ قبول کر لیا جائے۔

یسوع کی قیامت کے تصور کو قبول کرنا اور بائبل کو 'واحد سچائی' کے طور پر قبول کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ کیا کروں؟

تلاش جاری رکھیں خدا کا وعدہ ہے کہ اگر آپ پکاریں گے تو وہ جواب دے گا یہ ایک مختصر کتابچہ ہے اسلئے تمام مضامین کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ کرسچن ایجوکیشنل سروائز Chrishan Educatinal Sevices کے پاس مسیح یسوع، اس بدنی قیامت بائبل کی ناقابل متزلزل بنیاد، اور کئی موضوعات پر بڑا مواد میسر ہے اپنے شکوک سے خوفزدہ نہ ہوں۔ کیونکہ خدا بھی آپکے شک سے خوفزدہ نہیں ہے۔

شک اور بے یقینی۔ ڈھٹائی اور سخت دلی کی مانند ہرگز نہیں۔ توما نے بھی یسوع کے جی اُٹھنے پر شک کیا مگر مسیح نے اُسے رد نہیں کیا، بلکہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے آپکو یوں ظاہر کیا جو توما ایمان لے آیا۔ اگر آپ خدا کو پورے دل سے ڈھونڈے تو خدا آپکو ضرور مل جائے گا۔

اس کتاب میں میں نے چند ایسی باتیں پڑھی ہین جنکے بارے میں آج سے پہلے میں نے سنا تک نہ تھا۔

چاھے آپ نے پہلے کبھی سنا ہو یا نہ۔ سچ تو ہر حال سچ ہے۔ خدا کے حضور دُعا پر جھکیں اور پوری عقل سے اُسکے کلام کی تحقیق کریں کہ وہ کیا کیا سکھاتا ہے۔ خدا کا کلام آپکو نجات کا راستہ دکھاتا ہے، اور یہ کہ نجات یافتہ ہونے پر آپ کن چیزوں کے مستحق ہونگے اور ابدیت میں کہاں زندگی گذاریں گے، اگر آپ ہمیں لکھیں تو CES اس تلاش میں خوشی سے آپکا مددگار ہوگا۔

CES کیا ہے؟

CES امریکہ (انڈیانا) میں قائم ایک ایسا ادارہ ہے جو غیر کاروباری ہے۔ اور جسکا مقصد خدا کے کلام کو عام کرنا ہے، خداوند یسوع کی انجیل کا پرچار کرنا، مسیحوں کو رابطہ کے ذریعے مہیا کرنا، اور بشمول بائبل ریسرچ، مطبوعات کلام اور تعلیمات کلام سمیت دیگر مسیحی تعلیمات مہیا کرنا ہے۔ ایسا کرنا کیلئے ہم روبرو مقررین، آڈیو/ وڈیو ٹیپ اور کتابچے استعمال کرتے ہیں، ہم ایسے مسیحوں کے اقدام کو سراہیں گے جو ان تعلیمات کو اپنے پاس پڑوس میں دوسرے ہم خیال لوگوں کے ساتھ بانٹے۔

ہماری تمام کاوشوں کی بنا دبائبل ہے۔ جسکے بارے بس ہمارا ایمان ہے کہ اپنی تحریر اول سے لےکر آج تک لاتبدیل دستاویز ہے جو خدا کا کلام ہے۔ نام نہاد غلطیاں، تضادات اور منفی اثرات، ایسی مسلسل انسانی کاوشوں کا نتیجہ ہے جو اسے بار بار مختلف تراجم میں ڈھالنا چاہتے ہیں، کم تر درجے کے ترجے اور اصل متن کو درستگی سے سمجھنے میں ناکامی بھی اسکی ایک وجہ ہے۔ CES جغرافیہ، رسم ورواج، زبان وبیان تاریخ اور بائبل کی تفسیر کے اصولون سمیت ہر ایسے ذریعہ کو کام میں لاتی ہے جس کی روشنی میں بائبل کی استقامت ظاہر ہو، ہمارا مقصد ہے کہ روایت اور ''مذہب'' کو خاطر پر لائے بغیر سچائی کی تلاش کی جائے۔

کوئی بھی شخص جو خدا کے کلام کی روشنی میں اپنے اعتقاد کی پرکھ کرنا چاہتا ہو، تعلیماتی دستاویزات سے مستفید ہو سکتا ہے۔ ان تعلیمات کا کسی مذہبی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں، البتہ یہ تمام فرقوں کی ممبران خدا، مسیح یسوع اور بائبل پر ایمان کی مضبوطی کے لیے اِن سے رجوع کر سکتے ہیں۔ یہ دستاویزات بنیادی طور پر خاندانی اور شخصی مطالعے کیلئے ترتیب دی گئی ہیں تاہم یہ انتہائی عرق ریزی سے تحقیق اور مطالعہ کے بعد اس ڈھنگ سے لکھی گئی نہیں کہ عقلی تقاضوں کو مطمئن کرتے ہوئے۔ کلام خدا کا روزمرّہ زندگی میں عملی اطلاق آسان و سہل بنایا جاسکے۔

کلام خدا کی سمجھ بوجھ تمہیں خوف، شکوک اور فکروں سے رہائی دے کر حقیقی مسیحی کو پر اعتماد و پر مسرت زندگی گذارنے کے لائق بنا دیتی ہے۔ ان فرمان نے عملی حصول کو عکس بنانے کے علاوہ ہمارا یہ مقصد بھی ہے کہ بائبل کے محققین کو کلامِ الٰہی کی درست اور گہری تحقیق میں مدد فراہم کرآپس میں ایسے اعتقادات قائم کرنے میں مدد دی جائے جو جن کو روایت سے جدا کرکے خدا کے کلام کا صحیح پرچار کرنے کے قابل بھی بن جائیں۔

CES Fellowship Comunicity کے ممبران کی CES مطبوعات شخصی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ۸ مقامی کلیسائی رفاقت کو بہتر بنانے میں بھی مددگار رہیں۔ ہمارا مطمعٔ نظر کلام خدا کی درست تعلیمات کا پرچار ہے تاکہ لوگوں کو نجات کی برکات حاصل کرنے اور اعلیٰ سچی زندگی بسر کرنے میں مدد فراہم کی جاسکے۔

ہمارا اردو ماہی نیوز لیٹر "The Souer" مفت حاصل کرنے کیلئے یا ہماری مطبوعات ودیگر مواد کی تفصیل جاننے کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطا کریں:

پتہ خود لکھ لونا۔